B.A Part-II Urdu MB
Dr. Shahina Ara.
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D. College Tajpur.

جمیل مظہری کی رومانی نظم نگاری

جمیل مظہری کی شاعری دراصل رومانیت کی پیداوار ہے۔

جذبۂ شباب کی رومانیت ان کے فن میں ۱۹۳۲ء میں ”مالن کی بیٹی“ کے عنوان سے نظر آتی ہے۔ ”مالن کی بیٹی“ پھولوں کی چھوت اور پیشوں کے گلدستے کے سجے سجائے کر اپنی دھن میں اس طرح گاتی ہوئی نظر آتی ہے گویا وہ آکاش کی کوئی دیوی ہے۔ جو اپنی ملکوتی ترنم سے پھولوں کو شادابی اور نئی زندگی دے دیتی ہے۔ شاعر اسکے ترنم سے مسحور ہو جاتا ہے۔ اور اسکی یاد کو ولیم ورڈس ورتھ کی طرح اپنی نظم میں پیش کرتا ہے۔

اسکے بعد نظم ”جستجو“ ۱۹۳۵ء میں منظر عام پر آئی۔

یہ کیسی انوکھی جستجو ہے جو شاعر کے لفظوں میں ملاحظہ فرمایئے

سوائے شب جلوہ رنگیں سے اجالی دنیا ۔ تجھ سے آباد ہے شاعر کی خیالی دنیا

حسن و عشق یہی خیالات ”دوشیزہ بنگال“ کو دیکھ کر ان کے دل میں ابھرے ہیں جس کو وہ پیکر رعنائی روح تخیل، منظر بینائی قرار دیتے ہیں۔ اس کے پیکر میں ایک لطیف موسیقی پاتے ہیں۔

تو گائے جا گائے حسینہ دھن اپنی بجائے جا حسینہ

انکی نظم ”نقوش ماضی“ میں دامن کوہ بندھیاچل کا حسین منظر نظر آتا ہے۔ اس وادی میں ایک جوگن جنگل کی شہزادی

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

نظر آتی ہے جو بہار کے نغمیں گا رہی ہے

جمیل مظہری کی رومانی نظمیں دراصل انکے جذبات کی ترجمانی ہیں۔ ہم شاعر کے فکر کو نظم "یہ کیا ہوا اٹھو تو" "درد خدا سے درد" "اسے بھول جا بعد ازاں" "دوشیزہ بنگال" "نقوش ماضی" وغیرہ کے اندر پاتے ہیں۔ ان نظموں میں صرف ایک عورت اور ایک خاموش قسم کی رازداری نظر آتی ہے۔ اپنی عاشقانہ طبیعت کو مصنف اظہار کرتے وقت وہ "درد خدا سے درد" "یہ کیا ہوا کوئی" جیسے عنوان قائم کرتے ہیں۔ ان نظموں میں ان کی انفرادیت پوری طرح سے جلوہ گر ہے

محبت کی ناکامی شاید انکی سب سے بڑی محرومی ہے جس نے ان کے دل کو گداز اور سینے کو سوز دیا ہے۔ یہ محرومی اگرچہ جمیل کی زندگی کو وقتی صدمہ پہنچاتی ہے۔ لیکن ان کی شاعری کو جھلکا دیتی ہے ایک نظم وضبط، خودداری، وقار اور توازن کا عکس انکی شاعری کی اہم خصوصیت ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ بیان فرماتے ہیں وہ ان کا آپ بیتی ہے۔ نظم ہو یا غزل جمیل کے بیان کا سلیقہ جذبات سے لبریز ہے۔ انکے بیان کی لذت اور جذبات کی انفرادیت ان کی پہچان ہے

ایک نظم میں انکی پہلی محبت اور ایک معصوم احساس کی تصویر ہے۔ اس طرح "درد خدا سے درد" جمیل کی شاہکار نظم ہے جس میں ایک جوان عورت کے محبت کی تصویر پیش کی گئی ہے جو کبھی خیالوں کی دنیا میں کسی کی عشق میں گرفتار تھی۔ لیکن اب وہ کسی اور کی امانت ہے۔ اس کو یاد کرنا گناہ ہے۔ اس کی تلقین ہے کہ خدا سے ڈرو ایمان کو غارت نہ کرو۔ اسکے بعد جمیل مظہری اپنے جذبات کی دنیا میں پرواز کرتے نظر آتے ہیں۔

جمیل مظہری کا کلام جذبات اور درد و غم میں لبریز ہے۔ جس کی بیقراری اور واردات قابل قدر ہے۔ جو سراپا اور مضامین وہ بیان کرتے ہیں۔ اس کی تصویر آنکھوں کے سامنے ابھر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں مجبوری کی تشکیک ہے۔ اس کیفیت کے اندر ناکام عشق کا کرب، شورش اور تلاطم نظر آتا ہے۔

Shahnaj Ara